

نوجوان رضا کار

دیپانجلی ککاتی

غیر منافع بخش تنظیمیں سماجی
تبديلی کے فروع اور اختراعی
پروگراموں کے ذریعہ اپنے امکانات
کو سمجھنے میں نوجوانوں کا ہاتھ
بٹانے میں مصروف ہیں۔



ومندو جہانیو دھلی
ستسکرت اسکول کے
طلباہ کو جتنا ندی کی
کثافت کی وجہ کے
巴ڑے میں بتا رہے ہیں۔

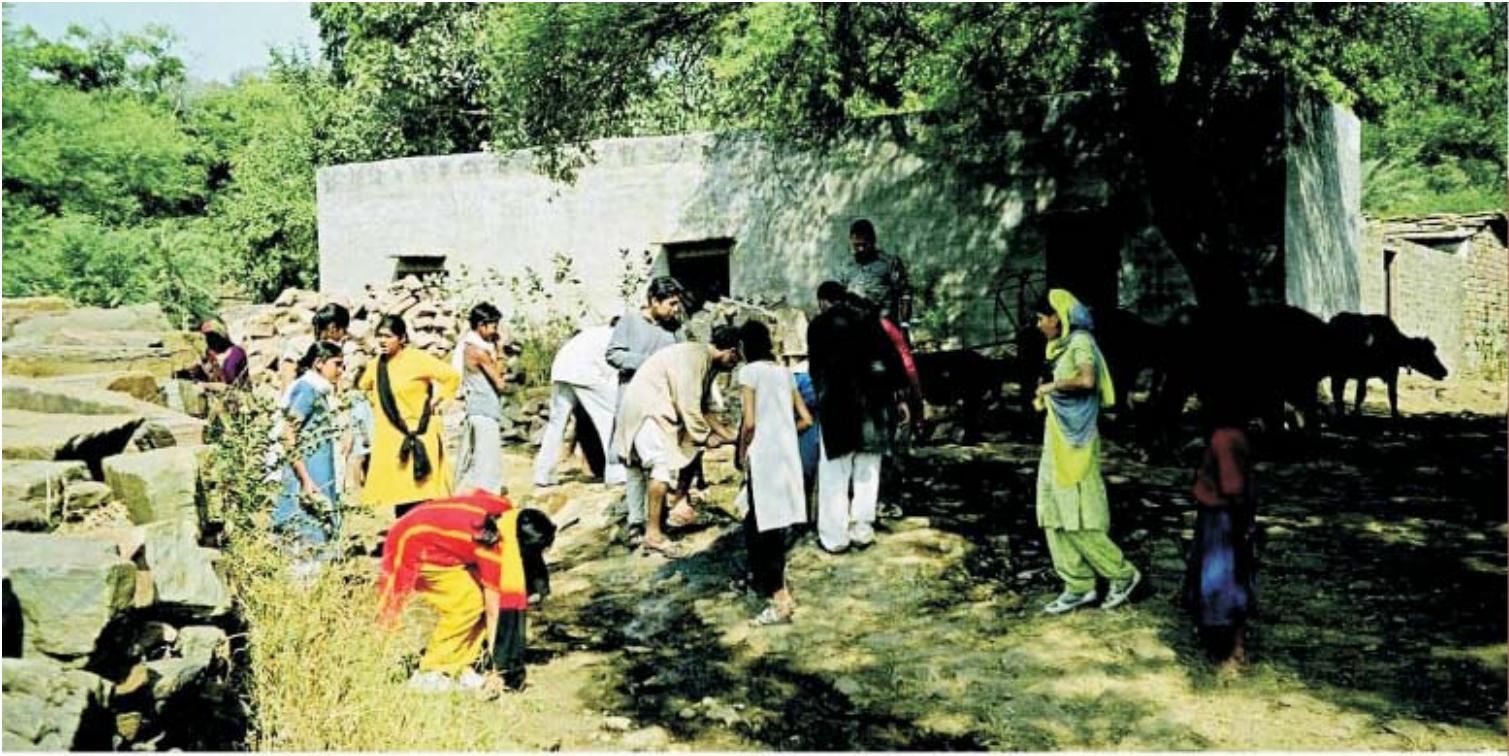
ٹھنڈی ہوا کے جھوکے ملتی ہوئی گھاس کو جیتے
ہوئے گزرتے ہیں مگر نئی دلی میں
سانسکرتی اسکول کے طلبہ کے جوش و خروش پر اوں نہیں ڈال سکتے اور
اسی لئے دہبر کی ایک ٹھنڈی صبح میں یہ طلبہ اپنے جوتے اتار کر
دریاۓ جہنم اتر گئے ہیں۔ یہ لوگ دریا کی رفتار کا پتھر لگانے اور یہ
بھجن کے لئے آئے ہیں کہ اس دریا کا مقابلہ صاف پانی شہر میں
ڈالنے ہوتے ہی کیسے پوری طرح کثیف ہو سکتا ہے۔

ومندو جہانی دلی کے تین اسکولوں کے لئے ما جلیاتی ماحول کا
یہ کورس تیار کیا ہے۔ انہوں نے اس صدمہ خیزی سے واقع کرایا کہ
دریاۓ جہنم میں ہر روز تین بلیں یہ رسمے زائد کیا ایسی فضلات اور پیغمبر
صاف کیا ہوا تالوں کا گندہ پانی آ کر گرتا ہے جبکہ شہر کی ۷۰٪ فی صد
آبادی کے لئے پیچنے کے پانی کا اصل ذریعہ میں دریا ہے۔ ان کا کہنا
ہے کہ دریاۓ جہنم کو صاف کرنے کی قومداری صرف حکومت کی ہی
نہیں بلکہ ہمارے اور آپ جیسے عام لوگوں کی بھی ہے۔

تنی دلی کے وحدت ویلی، سری رام اور سانسکرتی اسکولوں میں
ایک ما جلیاتی تعلیمی کورس ”برج دی گیپ“ شروع کیا گیا ہے۔ یہ
کورس اس کی کوشش ہے کہ طلبہ اپنے ما جلیات کو بھیں اور اس کے
لئے اپنے اندر احساس قومداری پیدا کریں۔ ومندو جہانی دلی اس
کورس کو چلانے کے لئے وسائل ایک جگہ سے اکٹھا کرنے اور وسری
جگہ استھان کرنے کے طریقہ کاری وضاحت کرتے ہوئے کہا ”ہم
لوگ دوستہ اسکولوں میں کام کرتے ہیں، وہاں سے ہم لوگ وسائل
حاصل کرتے ہیں اور ان وسائل کو غریب اسکولوں میں خرچ کرتے
ہیں اور غریب اسکولوں میں ہم لوگ یہاں مقفل کرتے ہیں۔“

2000 میں نئی دلی کے بیانٹ اسٹینشن کالج سے گریجویشن کرنے
کے بعد ومندو جہانی آگے کی تعلیم ملتی کی اور ”وی فار جہنم“ ہم شروع
کر دی۔ وہ جہنم کی حالت سے ٹکر اور ارشویں میں بنتا ہوئے اور رب
شہوں نے ہی افراد کو لے کر یہم شروع کی جس کا مقصد لوگوں کو اس
سلسلہ میں بیدار کرنا ہے کہ جہنم کس طرح گندی ہو رہی ہے اور اسے
صاف کرنے کے لئے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟ چند ہمیں کے اندر وہ
لوگ 500 سے زائد رضا کاروں کو تحریر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔
اب یہ تھم ہمار پور رضا کار تھم بن گئی ہے اور اس کا نام ”سو لمحاتا۔
وی فار جہنم فاٹکڑیشن“ رکھا گیا ہے۔ یہ تھم ما جلیاتی تحفظ ہتفویں
اختیارات اور سماجی بیداری کے شعبوں میں سرگرم ہے۔ ومندو جہانی دلی کا
کہنا ہے ”رضا کاروں کی ایک تھم وہ ہوتی ہے جس میں کوئی شخص کسی اور





اوپر پروادہ کے دھلی سے گئے استوڈنٹ
والنٹیورس نے راجستھان کے ایک گاؤں
میں صفائی کا کام کیا۔

بانیں: نئی دھلی کے ایک ملنی پلیکس کے
ایک شیلٹر میں پروادہ کے رضاکار ایک
نکڑ ناٹک پیش کر رہے ہیں۔

کے مقدمہ کے لئے کام کرتا ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہوتی ہے جس میں
رضاکاروں کو ایک بیقام دیا جاتا ہے اور وہ اپنے طور پر اسے آگے
پڑھالے جاتے ہیں۔ یہ بہت ولچپ شہود ہے جس میں تبدیلی کا
نشانہ ہی تبدیلی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ۱۹۹۲ء میں نئی دھلی میں نوجوان
پیشہ درماہر نے کا ایک گروپ ”پروادہ“ بنایا گیا۔ یہ نوجوان رضاکاروں کی
کوششوں کے ذریعہ سائیکل تبدیلی کی فروغ دینے والی تھیں میں سے ایک
ہے۔ یہ تھیم سائیکل فضواری کا احساس جگانے کے لئے طلبہ اور اساتذہ
دفواں کے درمیان سرگرم عمل ہے۔ اس کے پروگراموں کے ذریعہ نوجوان
لوگوں کو ہمیشہ امور کو بخوبی اور ان پر بحث کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

پروادہ کا ایک پروگرام ”امائل“ پروگرام کہلاتا ہے۔ ”امائل“
امل میں ”اسٹوڈنٹس موبائل ایسے زیشن انسٹی ٹی اے ٹیفیار نجک تھرو
ایکسپورز“ کا مخفف ہے۔ اس کے تحت اے سال کے لوگوں
کو ایسی شہری اور دینی رضاکار تھیں میں کے ساتھ رضاکاروں کے طور
پر کام کرنے کا موقعہ ملتا ہے جو نوجوانوں کے کلبوں کے ذریعہ سائی
امور پر تو جدید تیں اور اپنی مہموں کے ذریعہ اے یونیورسٹیز طریقوں
ہوتی ہیں۔ یہ پروگرام نئی دھلی کے ۱۵ کالجوں اور ہندوستان کے
دیگر ۲۲ شہروں میں نافذ ہے۔ ہر رضاکار سے یہ توقع کی جاتی ہے
کہ وہ تینی میں کم سے کم ۸۰ گھنٹے کام کرے گا اور ۳ سے ۶ میٹنے
راجددھانی کے باہر گزارے گا۔

”سوچتا“ کے پروگراموں کو پڑھوں جو نوجوان بھی آگے پڑھاتے
ہیں۔ ملندو جانے، جن کی عمر ۷ سال ہے، ”تیالا“ نوجوانوں کو صرف
درست پلیٹ فارم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُنہیں ان کی توانائی کو ڈھنک
سے لگانے والا کوئی مل جائے تو کافی ہے۔ ہم لوگ اپنے بیشتر رضاکاری
پروگراموں میں یہ سب سے اہم کام یہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو ان کی اپنی
ایمیٹ اور اہمیت سے واقع کرتے ہیں۔ اُنہیں بتاتے ہیں کہ اس

حقیقت کو وہ جانتیں کہ میں کیا ہوں، میں دوسروں سے کس طرح مختلف
ہوں، میرے ساتھ امکانات کیا ہیں اور سماج میں ہیری جد کیا ہے۔
اپنی گرجو یونیورسٹی کی پڑھائی کے پبلے سال میں ہی ایک فلم بنا لی اور اس عمل
میں مجھے جو علم حاصل ہوا وہ مجھے دوسروں پر سبقت بھی دیتا ہے۔
رضاکاریت کا کلیدی عنصر خودا پر آپ کو بہتر بنانا ہے اور شرکاء
کو اکثر ان کی خواہیں ترغیب دیتی ہے کہ وہ اپنے آس پاس کی
دنیا میں ثابت تبدیلیاں لائیں۔ اس عمل میں وہ گروپوں میں کام کرنا
اور اپنے خیالات کا اظہار کرنا سیکھ لیتے ہیں۔ ایک طرف یہ لوگ
رضاکاروں نے حصہ لیا۔ ان لوگوں نے پوری تینی بیانام
تقیم کئے اور طبقہ ناٹکوں کے ذریعہ لوگوں کو شہر میں پوکوں اور
چھپیانے کیلئے یہ کام کرتے ہیں وہیں دوسرا طرف رضاکاریت
سے طلباء کو اپنی ایمیٹ کے خانے میں اضافہ کرتے، تباہر سکھنے یا اس
درختوں میں نئی جان ڈالنے کی ترغیب دی۔ اس پروگرام میں ایک
غیر راسی اسکول شامل ہے جس کا نام گڈنڈی اسکول رکھا گیا ہے۔
یہ اسکول یونیورسٹی میں پڑھنے والے طلباء رشاکار چلاتے ہیں جس
کے تحت وہ بھی، جھونپڑی میں رہنے والے بچوں کو پڑھاتے بھی
جس نے نوجوان لوگوں کو وہ دینے کی حوصلہ فروائی کے لئے ایک منظر
ہیں اور ان کو صفائی اور سخت کے بارے میں واقفیت بھی فراہم
فلم بنائی۔ فلم کا نام ”آپ یعنی بیٹت باس“ تھا۔ اروڑہ نے بتایا کہ ”فلم
کرتے ہیں۔ ”سوچتا“ کا ایک میوزک پیزیز ”جگری“ ہے جس

وہ کہتی ہیں کہ ان کے تجربے نے انہیں "بطور انسان بڑا ہونے اور پھولنے پڑھنے" میں مدد دی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ تو جو انی میں رضا کاریت سے وابستگی لوگوں کو آئے والے برسوں میں دوسروں کے لئے اپنا وقت اور اپنی قوانینی وفت کرنے کی تحریک دیتی ہے۔ گوہائی میں رہ کر کام کرنے والی ایک صحافی رشی شرما آج بھی کالج کی تعلیم کے ان دنوں کو بڑے چاقے سے یاد کرتی ہیں جب انہوں نے گجرات کے شہر بڑودہ میں جانوروں کے ساتھ مظالم کی روک تھام سے متعلق موہائی (ایس پی ای) سے وابستہ رشا کار کے طور پر کام کرتے ہوئے بیمار جانوروں کی دیکھی بھال کی تھی۔

انٹر نیشنل والنتھرنس نے کے موقعی پر ۵ دسمبر ۲۰۰۶ کو نیو دہلی اسکول کی طلباء نے جمناندی کی صفائی میں حصہ لیا۔

کومر بوٹ کرنے کی صورت میں نظر آتی ہے۔ اشوکا انوویزس فارڈی پیلک امریکہ میں درجنیا کے ارلنگ ٹن میں واقع ہے۔ یہ تھیم ہندوستان کے نوجوانوں اور طلباء میں اپنے طور پر کام کرنے کے چند بے کوہڑا وادیتی ہے۔ ۲۰۰۵ء میں امریکی محلہ خارجہ کے بین

الاقوامی مہمان قیادت پروگرام کے تحت ہندو جماعتی امریکہ کا دورہ کیا تھا۔ جہاں انہوں نے یہ سیکھا کہ امریکہ میں ماحولیات کے سوال پر رضا کار تھیں کس طرح نوجوان لوگوں کو بیکارتی ہیں۔ ہندو جماعت نے کہا کہ "میں نے بہت کچھ سیکھا، مختلف مقامات کے سفر کے، مختلف ثقتوں کو سمجھا، چیزوں کو دیکھنے کے مختلف انداز بھی سیکھے۔ آئی دی ایں پی پروگرام میرے لئے چشم کشا تابت ہوا۔"

یہ حق ہے کہ سفر پیشتر صورتوں میں اپنی ذات کی دریافت اور اور اسکا سبب بنتا ہے۔ نئی دلی کی ایک صحافی نیوی پال نے، جو کالج

کے ذریعہ سماجی ذمہ داری کا پیغام عوام تک پہنچایا جاتا ہے۔

ہندو جماعتی اسکول میں پڑھنے والے طلباء کو ۳ دن کے لئے دیکی علاقوں کے دورے پر بھی لے جاتے ہیں جہاں ان کو دیکھی اور شہری ہندوستان کے درمیان عالمی تعلق سے واقف کرایا جاتا ہے۔ تجربیں کچھ طالب علموں کو ایسے ایک سفر پر مورثی لے جایا گیا جس کے دوران شری رام اسکول کے امیش بھٹاگر کو دیکھی زندگی کی بیانی دیا تو اس کے باارے میں واقعیت حاصل کرنے کا موقعہ تھا۔ امیش نے بتایا کہ گاؤں والوں کے ساتھ رہنے اور ان کے روز کے کام کا کام جان میں باہم بناتے سے "محض اس بات کا اندازہ ہوا کہ مجھ کو جو مراعات حاصل ہیں اس کے لئے مجھے شرگزار ہونا چاہیے" اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ کس طرح شہری معاشر ہاؤں کے سائل پر انحصار کرتا ہے۔

ہندو جماعتی اسکول کے سائل خاطر خواہ ہیں لیکن کسی ضرورت کے لئے تو ہمارے پاس وسائل خاطر خواہ ہیں کامیابی کا ایک کے لائق کے لئے کافی نہیں ہیں۔ ہمارے لئے کامیابی کا مطلب ہوا کہ آپ کتنا استعمال کر سکتے ہیں کتنا برداشت کر سکتے ہیں۔"

"پرواہ" شہر کے اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں کو دیکھی زندگی سے واقف کرنے کے لئے دیہات کے دورے پر لے جاتی ہے۔ اس دورے سے بچے غیر معتدل ہونے سے بچے جاتے ہیں اور انہیں لائق برداشت ترقی اور سائل کی مسادیاں تعمیر جیسے تصورات کو سمجھنے میں مدد لیتی ہے۔ بعض اوقات یہ کیپ ٹبلہ کی دیکھی بھال پر مأمور رضا کاروں کے لئے انکشافی تجربات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

وردوہا، مہاراشٹر میں ایسے ہی ایک کیپ سے وابستہ ایک رضا کار نیپا بوج کوئی ولی کے سانسکرتی اسکول کی ایک خاموش طیارکی پر یاد رہ گئی ہے جو اپنے آپ میں گھن رہتی تھی۔ آخری دن بوج نے دیکھا کہ وہ لڑکی گاؤں میں ایک عارضی سرکر بنا رہی ہے۔ بوج نے جب یہ

دیکھا تو ان کی حیرت کی کوئی انہیں رہی کہ وہ لڑکی خود گور سے بھری ہوئی بائی لے کر آتی، گور کو سرک پر پھیلایا اسے اپنے ہاتھوں سے برا برکارا اور پھر اچھل اچھل کر اسے دبایا تاکہ گور ٹھیک سے مٹی میں بیٹھ جائے۔ بوج ابھی تک اس لڑکی کے چہرے پر حقیقی خوشی کی چمک کو فراموش نہیں کر سکی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ "چمکی بار بھجے سکون حاصل ہوا، میں کیا کر رہی ہوں، کیوں کر رہی ہوں کا سبب معلوم ہوا۔ مجھے معلوم ہے کہ ہر شخص کے اندر ایک حقیقی امکان ہوتا ہے اسے اس امکان کو بورے کار لانے کا ایک موقع دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔"

"پرواہ" کا "اہلک" پروگرام تین مہینوں میں ٹیکھا ہے جس سے رضا کاروں کو ایک درس سے کے تجربات سے کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ نوجوانوں کے ساتھ "پرواہ" کے میل جوں کی ایک تو سیچ اشوکا انوویزس فارڈی پیلک کے ساتھ سماجی تغییر سے یونیورسٹیوں

جب کالج کی تعلیم عمل کرنے کے بعد وہ امریکہ پہنچنے والوں نے ایک نیو چیل میں کام حاصل کرنا چاہا، لیکن پھر ان کے سامنے جب ایک موقع آیا تو انہوں نے جانوروں کی دیکھی بھال کے ایک مرکزی سٹائل مائنینٹ ہمیل شیڈر میں رضا کار کے طور پر کام کرنے کے موقع کو نیخت جاتا۔ اس کے علاوہ ٹینی سی کے چنانچہ میں معمر لوگوں کو دیکھنے کے ایک مرکزی مینور ہاؤس میں مدگار کے طور پر بھی کام کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ "مینور ہاؤس میں گزرے ہوئے وقت کے سب سے زیادہ یادگار لمحے وہ ہیں جب وہ معمر لوگ ہندوستان کی کہانیاں بڑی چاہتے ہے سنتھے اور مجھے اپنے پہنچن کی کہانیاں سناتے تھے۔"

کے طالب علم کی حیثیت سے پرواہ کے بیماری سفر کے شرکاء میں شامل ہو کر راجستان کے ایک گاؤں شاہ آباد گئی تھیں، بتایا "میں نے ان تمام برسوں کے دو ان کتابوں میں غرضی، ٹھیک سالی اور ناخونگی کے بارے میں پڑھا تھا لیکن اس سفر میں آنکھوں سے پردے اٹھنے کا جو تجربہ ہوا، اس نے میرے خیالات یکسر بدلتا۔"

تنی دلی کے اثنیں ایگری کلچرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے وابستہ ایک ریسرچ ٹیلوسوپریارے کیشپ نے بھار کے مونگیر ضلع میں سیلف اسٹھان یونیورسٹی ویمنز ایسوسی ایشن کے ساتھ رضا کار ان کام شروع کیا تھا۔ وہ "حقیقی سکون اور عوام کے ساتھ راست کام کرنے کا موقع" حاصل کرنا چاہتی تھیں۔ اگرچہ انہیں اس بات کی شکایت ہے کہ اس زمرے میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل ہو گئے ہیں جن کے قول و تقریار کی سطح وہ نہیں جو ضروری ہے لیکن اس کے باوجود